اَنْوَاعُ الطَّـــوَافِ

طواف❶ کی اقسام

مسئلہ 151 طواف کی پانچ اقسام ہیں۔

① طواف قدوم (یا طواف تحیۃ یا طواف ورود) ② طواف عمرہ

③ طواف افاضہ (یا طواف زیارت یا طواف حج) ④ طواف وداع

⑤ نفلی طواف

پانچوں اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسئلہ 152 مکہ مکرمہ داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اسے طواف قدوم یا طواف تحیۃ یا طواف ورود کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَّاتِيَ الْمَوْقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج ادا کیا اور عرفات جانے سے قبل طواف (تحیہ) ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم مسنون ہے واجب نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جانے کی بجائے سیدھا منیٰ یا عرفات چلا جائے تو اس پر کوئی دم یا فدیہ نہیں ہے۔

مسئلہ 153 عمرہ ادا کرنے والا شخص مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلے جو طواف ادا کرتا ہے اسے طواف عمرہ کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوْهَا عَلٰی عَوَاتِقِهِمْ

---

❶ بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کو ایک طواف کہا جاتا ہے اور ایک چکر کو "شوط" کہا جاتا ہے۔

❷ کتاب الحج ، باب استحباب طواف القدوم للحاج

اَلْيُسْرٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد ❶

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جعرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ کیا تو (طواف عمرہ میں) اپنی چادریں دائیں مونڈھوں کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھوں پر ڈال لیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① طواف عمرہ، عمرہ کا رکن ہے۔ اس کے بغیر عمرہ ادا نہیں ہوتا۔

② معتمر (عمرہ ادا کرنے والا) کا طواف عمرہ ہی اس کا طواف قدوم یا طواف تحیہ یا طواف ورود کہلائے گا۔

مسئلہ 154 **10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنے کے بعد مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا فرض ہے اسے طواف افاضہ یا طواف زیارت یا طواف حج کہتے ہیں۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((وَاِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا)) فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ ((فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی (زوجہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس کام کا ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے انہوں (دوسری ازواج مطہرات) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صفیہ تو حیض سے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اس نے ہمیں (مدینہ واپس جانے سے) روک لیا۔ ازواج مطہرات نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صفیہ قربانی کے دن طواف زیارت تو کر چکی ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر وہ تمہارے ساتھ (واپس) روانہ ہو جائیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 **حج ادا کرنے کے بعد مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے سے قبل بیت اللہ شریف کا طواف کرنا واجب ہے۔ اسے طواف وداع کہتے ہیں۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 351 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 156 **طواف قدوم، طواف عمرہ، طواف افاضہ اور طواف وداع کے علاوہ جو بھی طواف کیا جائے گا وہ نفلی طواف کہلائے گا۔**

وضاحت : بیت اللہ شریف میں قیام کے دوران تمام نفلی عبادات میں سے نفلی طواف سب سے افضل عبادت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

❶ کتاب المناسک، باب الاضطباع فی الطواف ❷ کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع

TUC 16/10/2

اَلـــطَّوَافُ

طواف کے مسائل

مسئلہ 157 بیت اللہ شریف کے ایک طواف کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 طواف کے لئے ستر پوشی شرط (فرض) ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع سے قبل انہیں اس حج میں بھیجا جس میں رسول اکرم ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو) امیر مقرر کیا تھا تاکہ وہ قربانی کے دن (یعنی 10 ذی الحجہ) منیٰ میں لوگوں کے درمیان عام اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 159 طواف کے لئے ہر طرح کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

---

[1] كتاب المناسك ، باب فضل الطواف

[2] كتاب الحج ، باب لا يطوف بالبيت عريان ولا......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْحَائِضُ تَقْضِیْ الْمَنَاسِکَ کُلَّهَا اِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حیض والی عورت طواف کے علاوہ باقی تمام احکام پورے کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 طواف کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 148 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 161 استحاضہ، بواسیر، پیشاب اور مذی وغیرہ کے بیمار کو ہر طواف کے لئے نیا وضو کرنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاَمْسِکِیْ عَنِ الصَّلاَةِ وَ اِذَا کَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیض کے خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے اگر یہ ہو تو نماز نہ پڑھو اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو پھر (ہر بار) وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 طواف قدوم اور طواف عمرہ میں اضطباع (احرام) کی چادریں دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا مسنون ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 153 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② طواف کے بعد خصوصاً نماز کے وقت اضطباع جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 84

مسئلہ 163 طواف کی ابتداء حجر اسود کو بوسہ دینے (یا ہاتھ چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینے) سے کرنی چاہیے۔

---

❶ منتقی الاخبار ، کتاب الحج باب الطهارة وسترة الطواف

❷ کتاب الحیض والاستحاضة باب الفرق بین دم الحیض والاستحاضة

مسئلہ 164 طواف میں بیت اللہ شریف بائیں طرف ہونا چاہئے۔

مسئلہ 165 ایک طواف بیت اللہ شریف کے گرد سات چکروں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

مسئلہ 166 طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل (کندھے اکڑا کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا) مسنون ہے۔

مسئلہ 167 سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 168 دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا اور مروہ پر جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا پھر بیت اللہ شریف کی دائیں طرف چلنا شروع کیا۔ تین چکروں میں رمل کیا۔ (باقی) چار چکروں میں عام رفتار سے چلے (سات چکر پورے کرنے کے بعد) مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بناؤ۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 125) وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ (اس وقت) مقام ابراہیم، رسول اللہ ﷺ اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ نماز کے بعد پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، استلام کیا اور صفا کی طرف (سعی کے لئے) تشریف لے گئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 216

❶ كتاب الحج ، باب ما جاء كيف الطواف

مَسئلہ 169 حجر اسود کا استلام (ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا) کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَاتِی الْبَيْتَ فَيَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ : بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ شریف (کے طواف کے لئے) تشریف لاتے تو حجر اسود کا ستلام کرتے اور فرماتے "بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 170 حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے حجر اسود کے استلام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا "میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 171 ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسے بوسہ دے لینا چاہئے۔

عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور اسے چوم لیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 172 ہجوم کے وقت حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے دھکم پیل اور مزاحمت کرنا

❶ فقه السنة ، كتاب الحج ، باب سنن الطواف
❷ كتاب الحج ، باب تقبيل الحجر
❸ كتاب الحج ، باب جواز الطواف على بعير......

جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا فَانْصَرِفْ وَلَا تَقِفْ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حجر اسود پر بھیڑ ہو تو (بوسہ دینے کے لئے) وہاں نہ ٹھہرو بلکہ (اشارہ کرکے) نکل جاؤ۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔

مسئلہ 174 سواری پر یا چار پائی پر طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 175 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 176 استلام کرتے وقت صرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کے الفاظ کہنا بھی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهِ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف اونٹ پر بیٹھ کر کیا۔ جب بھی آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں جو چیز تھی (یعنی چھڑی) اس سے اشارہ کرتے اور "اللہ اکبر" کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدَعُ اَنْ يَّسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ كُلِّ طَوَافِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کسی چکر میں بھی حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام میں فرق درج ذیل ہے۔

---

❶ كتاب المناسك ، باب سادس رقم 889

❷ مشكوة المصابيح ، كتاب المناسك ، باب دخول مكة والطواف فصل الاول

❸ كتاب المناسك ، باب استلام الاركان

حجر اسود	رکن یمانی
① موقع ملنے پر حجر اسود کو منہ سے چومنا مسنون ہے۔	① رکن یمانی کو منہ سے چومنا مسنون نہیں بلکہ صرف ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔
② چومنا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چومنا مسنون ہے۔	② رکن یمانی کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا مسنون نہیں۔
③ حجر اسود کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون ہے۔	③ رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔
④ حجر اسود کو چھوتے یا اشارہ کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون ہے۔	④ رکن یمانی کو چھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون نہیں

مسئلہ 177 حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کی فضیلت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ مَسْحَھُمَا یَحُطُّ الْخَطَایَا. رَوَاہُ بْنِ خُزَیْمَۃَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ان دونوں (پتھروں) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 178 حجر اسود قیامت کے دن استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((فِیْ الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات

---

❶ کتاب المناسک ، باب فضل استلام الرکنین ❷ کتاب الحج ، باب ما جاء فی الحجر الاسود

ارشاد فرمائی ''اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 حجر اسود پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَّلَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰكَذَا فَفَعَلْتُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کے بعد فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 حجر اسود پر آنسو بہانا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحِجْرَ وَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلاً فَإِذَا عُمَرَ يَبْكِيْ طَوِيْلاً فَقَالَ يَا عُمَرُ ((هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ)). رَوَاهُ حَاكِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو آپ ﷺ کے پاس کھڑے تھے) بھی دیر تک روتے رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء مانگتے ہوئے سنا ہے ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

❶ ابواب الحج، رقم الباب 110 ❷ فقه السنة، كتاب الحج سنن الطواف
❸ كتاب المناسك، باب الدعاء في الطواف

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچالے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 182 حطیم بیت اللہ شریف کا (غیر مسقّف) حصہ ہے لہٰذا حطیم کے باہر سے طواف کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَرَائِهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ''پرانے گھر کا طواف کرو۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 183 دوران طواف تلاوت قرآن، تسبیح وتہلیل اور ادعیہ واذکار کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 184 دوران طواف بوقت ضرورت بات کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارُ وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَيْسَ لِغَيْرِهٖ وَزَادَ الْاٰخَرُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''رمی جمار اور بیت اللہ شریف کے طواف کو اللہ کا ذکر قائم کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں۔'' بعض راویوں نے حدیث میں صفا اور مروہ کی سعی کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸ (صحیح)

حضرت طاؤس رحمہ اللہ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا

❶ كتاب المناسک ، باب الطواف من وراء الحجر رقم الحديث 2740
❷ كتاب المناسک ، باب استحباب ذكر الله في الطواف رقم الحديث 2727
❸ كتاب المناسک ، باب اباحة الكلام في الطواف

آپ ﷺ نے فرمایا ”بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہٰذا دوران طواف کم سے کم بات کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 دوران طواف اگر کوئی شرعی عذر (مثلاً فرض نماز کا قیام) پیش آ جائے تو طواف کا سلسلہ منقطع کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 186 طواف کا سلسلہ منقطع کرنا پڑے تو عذر دور ہونے کے بعد پہلے چکر شمار کر کے باقی چکر پورے کرنے چاہئیں۔

مسئلہ 187 باقی چکروں کا آغاز اسی جگہ سے کرنا چاہئے جہاں سے طواف کا سلسلہ منقطع کیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلّٰى مَعَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَامَ فَبَنٰى عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ طَوَافِهٖ .ذَكَرَهُ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتے (اسی دوران) نماز کھڑی ہو جاتی تو لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے اور طواف کے جتنے چکر ادا کر چکے ہوتے اس کے بعد باقی چکر ادا کرتے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 188 طواف کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلاَصِ قُلْ يَااَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ يَا اَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب المناسک ، باب شروط الطواف

[2] کتاب الحج ، باب جاء ما یقرا فی رکعتی الطواف

مسئلہ 189 بیت اللہ شریف کا طواف اور نماز، ممنوعہ اوقات میں بھی جائز ہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے بنو عبد مناف! دن اور رات کی کسی گھڑی میں لوگوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ممنوعہ اوقات میں طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے تین اوقات شامل ہیں۔

مسئلہ 190 عمرہ ادا کرنے والے شخص کو طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 137 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 191 طواف مکمل کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور اس کا کچھ حصہ سر پر بہانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ ثَلاَثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّفَا فَقَالَ ابْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

(صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (طواف کے پہلے) تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا (طواف مکمل کرنے کے بعد) دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر حجر اسود کی طرف لوٹے (اور اس کا استلام کیا) پھر آپ ﷺ زمزم کی طرف تشریف لائے اور زمزم پیا اور (کچھ حصہ) سر پر ڈالا۔ پھر پلٹ کر حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے بعد صفا کی طرف یہ کہتے

❶ كتاب الحج ، باب اباحة الطواف فى كل اوقات
❷ الجزء الثالث ، رقم الصفحة 394

ہوئے تشریف لائے اَبْدَءُ بِمَا بَدَاءَ اللّٰہُ (ترجمہ) میں سعی کا آغاز صفا سے کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں آیت کا) آغاز فرمایا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ کا دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حجر اسود کے استلام کرنے کو محدثین نے راوی کا سہو قرار دیا ہے کیونکہ متفق علیہ احادیث میں ایسا نہیں ہے۔

مسئلہ 192 زمزم روئے زمین کے تمام پانیوں سے بہتر پانی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : خَیْرُ مَاءٍ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِیْهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِّنَ السُّقْمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو کہ بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 زمزم پینے سے قبل مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 زمزم پینے سے قبل رسول اکرم ﷺ سے کوئی خاص دعاء مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 195 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اِذَا شَرِبَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعاء مانگتے "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی ، رقم الحديث 1056

[2] كتاب الحج ، باب الشرب من زمزم

[3] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔'' اسے منذری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرِبُهُ بِعَطَشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ثُمَّ شَرِبَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے، لہٰذا میں اس نیت سے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز (میدان حشر میں) پیاس کی شدت سے محفوظ رہوں۔'' پھر زمزم نوش فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198 زمزم پینے کے بعد ملتزم سے چمٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُلْزِقُ وَجْهَهٗ وَصَدْرَهٗ بِالْمُلْتَزَمِ. ذَكَرَهٗ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ❸

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے، شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ملتزم کے ساتھ اپنا چہرہ اور سینہ چمٹائے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 199 طواف افاضہ ادا کرنے سے قبل اگر کوئی حاجی فوت ہو جائے تو کسی

---

❶ فقه السنة ، كتاب الحج ، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

❷ كتاب الحج ، باب ما جاء في زمزم

❸ كتاب الحج ، باب استحباب الدعاء عند الملتزم

دوسرے ساتھی کو اس کا باقی حج (یعنی طواف زیارت) مکمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 200 اگر کسی کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے، تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 224 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① طواف کے لئے نَوَیْتُ طَوَافِیْ ھٰذَا جیسے الفاظ سے نیت کرنا۔

② حجر اسود کا استلام کرتے وقت نماز کی طرح دونوں ہاتھ بلند کرنا۔

③ استلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ کے الفاظ کہنا۔

④ دوران طواف سینے پر ہاتھ باندھنا۔

⑤ بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ الْحَرَمَ نَبِیِّکَ کے الفاظ کہنا۔

⑥ دوران طواف اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرًا یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ کہنا۔

⑦ دوران طواف رکن شامی، رکن عراق یا مقام ابراہیم کا استلام کرنا۔

⑧ بارش کے دوران یہ سمجھتے ہوئے طواف کرنا کہ اس سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

⑨ دوران طواف رکن یمانی کو بوسہ دینا۔

⑩ رکن یمانی کو چھونے کے بعد (حجر اسود کی طرح) ہاتھ کو بوسہ دینا۔

⑪ ہجوم کے باعث رکن یمانی کو چھو نہ سکنے کی صورت میں حجر اسود کی طرح دور سے اشارہ کرنا۔

⑫ رکن یمانی کو چھوتے ہوئے حجر اسود کی طرح بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

⑬ حجر اسود کو ہجوم کے باعث چھو نہ سکنے کی صورت میں دور سے اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو چومنا۔

⑭ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے امام سے پہلے سلام پھیر دینا۔

⑮ حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آواز نکالنا۔

⑯ دوران طواف پہلے' دوسرے' تیسرے' چوتھے' پانچویں' چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مخصوص دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

⑰ طواف عمرہ کے سارے چکروں میں رمل کرنا۔

⑱ حجر اسود کے سامنے فرش پر سیاہ پتھر کی لائین پر ہی طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑲ حجر اسود یا بیت اللہ شریف یا غلاف کعبہ کو چھو کر اپنے جسم پر ملنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے شفا یا برکت حاصل ہوگی۔

⑳ حجر اسود کے سامنے دیر تک استلام کے لئے کھڑے رہنا اور بار بار رفع یدین کی طرح ہاتھ بلند کرنا اور بار بار بسم اللہ' اللہ اکبر کہنا۔

㉑ دوران طواف' مطوف (طواف کرانے والے) کا با آواز بلند دعائیں مانگنا اور حجاج کے گروپ کا پیچھے پیچھے بلند آواز سے اس کا اعادہ کرنا۔

㉒ ہجوم کے وقت مقام ابراہیم کے نزدیک نماز طواف ادا کرنے کے لئے مزاحمت کرنا۔

◆◆◆

Wed 24/10/12

عَلَى الْحَاجِّ كَمْ طَوَافًا

حاجی پر کتنے طواف واجب ہیں

مسئلہ 201 حج افراد ادا کرنے والے شخص (مفرد) کے ذمہ دو طواف واجب ہیں ایک طواف افاضہ دوسرا طواف وداع۔

مسئلہ 201 حج قران ادا کرنے والے شخص (قارن) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں ایک عمرہ کا دوسرا حج کا اور تیسرا طواف وداع۔

مسئلہ 203 حج تمتع ادا کرنے والے شخص (متمتع) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں۔ پہلا طواف عمرہ کا، دوسرا طواف حج کا جو کہ طواف زیارت کہلائے گا اور تیسرا طواف وداع۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ......فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ) سے نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف (یعنی طواف عمرہ) ادا کیا' صفا اور مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول دیا۔ پھر (ایام حج میں 10 ذی الحجہ کو) منیٰ سے (واپس) مکہ آ کر پھر طواف (یعنی طواف حج) ادا کیا۔ جن لوگوں نے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھا (یعنی قارن) انہوں نے ایک ہی طواف (یعنی طواف زیارت) ادا کیا۔

[1] كتاب الحج ، باب طواف القارن

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کر لے'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

□□□

❶ كتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض

اَلسَّعْیُ

سعی کے مسائل

مسئلہ 204 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے وضو ضروری نہیں البتہ باوضو ہونا افضل ہے۔

مسئلہ 205 حائضہ خاتون دوران حیض سعی کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَلاَ نَرٰی اِلاَّ الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِيْبٍ مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ أَنَفِسْتِ يَعْنِیْ الْحَيْضَةَ قَالَتْ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((اِنَّ هٰذَا شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا يَقْضِیْ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لاَ تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے ارادے سے (مدینہ سے) نکلے جب ہم لوگ سرف یا اس کے قریب پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تمہیں حیض آیا ہے؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے' لہٰذا اب تم طواف کے علاوہ حاجیوں والے سب کام کرو۔ طواف اس وقت کرنا جب غسل کرلو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اب صفا اور مروہ چونکہ مسجد الحرام میں شامل ہو چکی ہیں اس لئے حائضہ کو غسل کرنے کے بعد ہی سعی کرنی چاہئے۔

مسئلہ 206 سعی، حج یا عمرہ کا رکن ہے اگر یہ ادا نہ کیا جائے تو حج ہوتا ہے نہ عمرہ۔

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ يَقُوْلُ ((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْیُ فَاسْعَوْا)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[2] (صحيح)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان (سعی کرتے ہوئے) یہ کہتے ہوئے سنا ''تم پر (حج یا عمرہ کے دوران)

---

[1] كتاب الحج ، باب بيان وجوه الاحرام......

[2] كتاب المناسك ، رقم الحديث 2765

سعی فرض کی گئی ہے لہٰذا سعی کرو۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 207 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے آنے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 208 طواف مکمل کرنے کے بعد سعی کے لئے باب صفا سے گزر کر پہلے صفا پہاڑی پر آنا چاہئے اور راستے میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پڑھنی چاہئے۔

مَسئلہ 209 صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا چاہئے کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔

مَسئلہ 210 صفا پہاڑی پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کے لئے ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 211 تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد درج ذیل کلمات تین مرتبہ کہنے چاہئیں اور درمیان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مَسئلہ 212 تین مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ...... کہنے کے بعد دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ : ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَا اللّٰهُ بِهِ ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ ((لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ...... اَلْحَدِيْثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''پھر آپ ﷺ باب صفا سے صفا پہاڑی کی طرف نکلے، جب پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''بے شک صفا

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبى ﷺ

اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' میں (سعی کی) ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ابتداء کی۔ پس آپ ﷺ نے سعی کی ابتداء صفا سے کی۔ آپ ﷺ صفا پہاڑی کی اتنی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ شریف نظر آ گیا۔ پھر قبلہ رخ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور تکبیر (ان الفاظ میں) بیان فرمائی ''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔'' پھر اس کے درمیان دعا فرمائی۔ یہ عمل آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں ان کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ 213 صفا پہاڑی پر دعا مانگنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ بلند کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 214 صفا پہاڑی سے اتر کر مروہ کی طرف آتے ہوئے سبز رنگ کے ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا چاہئے۔

مسئلہ 215 مروہ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اور چڑھنے کے بعد وہی عمل دہرانا چاہئے جو صفا پر کیا تھا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ فِیْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ......ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا......اَلْحَدِيْثَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ صفا سے اترے اور مروہ کی طرف آئے جب آپ ﷺ کے قدم مبارک نشیبی جگہ تک پہنچے تو آپ ﷺ دوڑے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے دونوں قدم مبارک (نشیبی جگہ سے) اوپر چڑھنے لگے تو آپ ﷺ عام چال چلنے لگے حتی کہ مروہ تک پہنچ گئے اور وہاں وہ کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبى ﷺ

مسئلہ 216 سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ سَعْیٌ بِالْبَیْتِ وَلاَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نہ تو بیت اللہ شریف کے گرد تیز چلنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز نہ چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ كَثِیْرِ بْنِ جَمْهَانِ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَقَالَ لَئِنْ سَعَیْتُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَسْعٰی وَلَئِنْ مَشَیْتُ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ وَاَنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ [2] (صحیح)

حضرت کثیر بن جمہان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان عام چال چلتے دیکھا تو کہا ''آپ صفا اور مروہ کے درمیان عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''اگر میں دوڑوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے دیکھا ہے اور اگر عام چال چلوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے نبی اکرم ﷺ کو عام چال چلتے بھی دیکھا ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے عام چال چل رہا ہوں)۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 دوران سعی کثرت سے تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 219 صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے سے ایک سعی مکمل ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَیْنِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ

[1] كتاب الحج، باب السعي بين الصفا والمروة
[2] كتاب المناسك، رقم الحديث 277

اللّٰہِ اَسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ. رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی مکمل کی اور یقیناً مسلمانوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صفا سے مروہ تک ایک چکر کہلاتا ہے جبکہ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر کہلاتا ہے اس طرح صفا سے شروع کئے گئے سات چکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔

مسئلہ 220 کسی عذر سے سعی مکمل کرنے سے قبل سعی کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 221 عذر دور ہونے کے بعد سعی کا باقی حصہ اسی جگہ سے شروع کرنا چاہئے جہاں سے منقطع ہوا تھا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَاَعْجَلَہُ الْبَوْلُ فَتَنَحّٰی وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّا ثُمَّ قَامَ عَلٰی مَضٰی. رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ انہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی چنانچہ اپنی حاجت پوری کرنے چلے گئے پھر (واپس لوٹے تو) پانی منگوایا، وضو کیا اور پھر باقی سعی پوری کی۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوران سعی فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سعی ترک کر کے فرض نماز ادا کرنی چاہئے اور دوبارہ سعی اسی جگہ سے شروع کرنی چاہئے جہاں سے ترک کی تھی۔

مسئلہ 222 کسی عذر سے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عَلٰی بَعِیْرٍ لاَ ضَرْبَ وَلاَ طَرْدَ وَلاَ اِلَیْکَ اِلَیْکَ. ذَکَرَہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ❸

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر صفا اور مروہ کی سعی کرتے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اونٹنی کو مارتے نہ بھگاتے اور نہ ہٹو ہٹو کہتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

---

❶ کتاب المناسک ، رقم الحدیث 276

❷ فقہ السنۃ ، للسید السابق ، کتاب الحج باب السعی بین الصفا والمروۃ

❸ کتاب الحج ، باب السادس رقم الحدیث 896

وضاحت : اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر سعی کرے اور حامل اور محمول دونوں کی نیت سعی کی ہو تو بیک وقت دونوں کی سعی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

مَسئلہ 223 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد اگر سعی کرنے میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

كَانَ عَطَاءٌ وَالْحَسَنُ لَا يَرَيَانِ بَاسًا لِّمَنْ طَافَ اَوَّلَ النَّهَارِ اَنْ يُّؤَخِّرَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اِلَى الْعِشَاءِ. ذَكَرَهُ فِيْ شَرَحِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عطار رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیت اللہ شریف کا طواف پہلے پہر کرنے اور صفا و مروہ کی سعی پچھلے پہر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مَسئلہ 224 اگر کسی کو سعی یا طواف کے چکروں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو کم تعداد کا یقین حاصل کر کے سعی یا طواف مکمل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَاِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو (نماز کی رکعات کی تعداد میں) شک ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا ایک، تو وہ اسے ایک شمار کرے اور اگر دو یا تین کا شک ہو تو دو شمار کرے اور اگر تین یا چار کا شک ہو تو تین شمار کرے اور اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زائد رکعت میں رہے (اور کم رکعات کے یقین سے نماز مکمل ہو جائے) پھر سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے نماز کی رکعات میں شک ہو جانے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا پڑتا ہے لیکن طواف یا سعی کے چکروں میں شک پڑنے پر کم چکروں کا یقین حاصل کر کے طواف اور سعی مکمل کرنے کے بعد کوئی فدیہ یا دم نہیں۔

مَسئلہ 225 سعی کے سات چکر مکمل ہونے پر عمرہ (یا حج تمتع) ادا کرنے والوں کو

---

[1] كتاب الحج باب السعي بين الصفا والمروة [2] كتاب الصلاة ، باب ما جاء فيمن شك في صلاته

مروہ پر اپنے بال کٹوانے یا منڈوانے چاہئیں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ ادا کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے بال مروہ پر تیر کے پھل سے کاٹے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بال کتروانے یا منڈوانے کے بارے میں دوسرے مسائل ایام حج کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 226 سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے کے بعد عمرہ (یا حج تمتع) کرنے والوں کو اپنا احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 227 حج قران کرنے والے حضرات کو سعی کے بعد نہ تو بال منڈوانے چاہئیں نہ ہی احرام کھولنا چاہئے بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 61,60,59 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 228 بال کٹوانے کے بعد عمرہ ادا کرنے والے کو احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 229 احرام کھولنے کے ساتھ ہی عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَصْحَابَهُ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ "وہ (اپنے حج کو) عمرہ بنا دیں اور بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عمرہ مکمل کرنے کے بعد حج تمتع ادا کرنے والے حجاج کو احرام کھولنے کے بعد ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

مسئلہ 230 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے قبل (قارن) حج کی سعی ادا کر سکتا ہے۔

❶ كتاب الحج ، باب اين يقصر المعتمر
❷ كتاب العمرة ، باب متى يحل المعتمر

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاتُوْنَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ ((لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ اِلاَّ عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَرِجَ وَهَلَكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حج کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلا لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے (اور مسائل دریافت کرتے) جس کسی نے بھی عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے (حج کی) سعی کرلی ہے (یا یوں کہا کہ) میں نے ایک چیز پہلے کی اور دوسری بعد میں۔'' آپ ﷺ ارشاد فرماتے ''اس میں کوئی گناہ نہیں کوئی گناہ نہیں، ہاں البتہ جو شخص کسی مسلمان کی ظلم کرتے ہوئے آبروریزی کرے اس کے لئے گناہ ہے اور ہلاکت بھی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

سعی سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① صفا اور مروہ پہاڑی پر کھڑے ہو کر دعا کرنے کے لئے دیوار تک پہنچنا۔
② دوران سعی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ کے الفاظ ادا کرنا۔
③ صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک صرف ایک چکر شمار کرنا۔
④ سعی کے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مروجہ دعائیں مانگنا۔
⑤ سعی کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا۔
⑥ صفا اور مروہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگنے سے قبل رفع یدین کی طرح تین بار ہاتھ بلند کرنا۔
⑦ صفا اور مروہ کے تمام راستے میں عام چال چلنے کی بجائے بھاگنا۔

[1] كتاب المناسك، باب فيمن قدم شيئا قبل شيء في حجه

نیکیوں کو بھی لگام لگائیے جذبات کو قابو میں رکھئے

عَلَى الْحَاجِّ كَمْ سَعْيًا

حاجی پر کتنی سعی واجب ہیں

مسئلہ 231 حج تمتع ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں پہلی عمرہ کی جو کہ مکہ پہنچتے ہی عمرہ کے لئے ادا کی جائے اور دوسری حج کی جو قربانی کے دن (10 ذی الحجہ) طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے۔ جن لوگوں نے عمرے کے لئے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا اور مروہ کی سعی کی اور اپنا احرام کھول دیا۔ پھر (قربانی کے دن) منی سے واپس آنے کے بعد (طواف زیارت کے ساتھ) حج کے لئے صفا اور مروہ کی دوبارہ سعی کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 232 حج افراد ادا کرنے والوں پر حج کی صرف ایک سعی واجب ہے جو قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی۔

مسئلہ 233 حج قران ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔

مسئلہ 234 قارن اگر عمرہ کی سعی کرتے وقت عمرہ اور حج دونوں کی سعی کی نیت کرلے تو دو الگ الگ سعی کرنے کی بجائے ایک ہی سعی کافی ہے۔

[1] کتاب المناسک ، باب السعی بین الصفا والمروة مع طواف الزیارة للمتمتع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلاَ اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلاَّ طَوَافًا وَّاحِدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے (حج قران میں) صفا اور مروہ کی سعی ایک مرتبہ ہی کی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے مکہ آتے ہوئے (ایک مقام) سرف پر حائضہ ہوگئیں اور غسل حیض عرفہ میں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا ''تمہاری صفا اور مروہ کی ایک سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

وضاحت : سہولت کے لئے حج قران یا حج افراد کی سعی 8 ذی الحجہ کو منی سے قبل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

⊕ ⊕

❶ کتاب الحج ، باب بیان ان السعی لا یکرر
❷ کتاب الحج ، باب بیان وجوہ الاحرام

Tue 6/11/12

اَیَّـــامُ الْحَـــجِّ

ایام حج کے مسائل

8 ذِیْ الْحَجَّةِ یَوْمُ التَّرْوِیَّةِ

8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کے مسائل [1]

سیراب کرنا۔ پانی پلانا۔

مسئلہ 235 عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنے والے بیرونی حجاج (یعنی متمتع) نیز میقات کے اندر رہائش پذیر حج کے خواہش مند تمام حضرات کو 8 ذی الحجہ کو اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ......فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (احرام باندھنے کے لئے) میقات کے اندر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں حتی کہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر لوگ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج افراد اور حج قران ادا کرنے والے بیرونی حجاج کو میقات سے باندھے ہوئے پہلے احرام کے ساتھ ہی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچنا چاہئے۔

مسئلہ 236 8 ذی الحجہ کو نماز ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا مسنون ہے۔

مسئلہ 237 مکہ مکرمہ سے سواری پر منیٰ جانا جائز ہے۔

---

[1] ترویہ کا مطلب ہے "سیراب کرنا" رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چونکہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات وغیرہ میں پانی نہیں ملتا تھا اس لئے لوگ منیٰ روانہ ہونے سے قبل 9 ذی الحجہ کو اپنے اونٹوں کو خوب پانی پلایا کرتے تھے تاکہ حج کے چار پانچ دن اونٹ پانی پئے بغیر گزارا کر سکیں۔ اس لئے 8 ذی الحجہ کو "یوم الترویہ" کہا جاتا ہے۔

[2] كتاب الحج ، باب مواقیت الحج

مَسئلہ 238 منیٰ میں 8 ذی الحجہ کی نماز ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور 9 ذی الحجہ کی نماز فجر' پانچ نمازیں مکمل کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ......فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَ الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلاً حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے جب یوم ترویہ (8 ذی الحجہ) کا دن آیا' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مکہ مکرمہ سے ہی) احرام باندھا اور منیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ سواری پر نکلے اور منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء اور (9 ذی الحجہ کی) فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر (عرفات روانہ ہونے سے قبل) تھوڑی دیر رکے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ (پھر عرفات روانہ ہوئے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 239 8 ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا اور وہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے، واجب نہیں۔

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ حَتّٰى دَخَلَ اللَّيْلُ وَذَهَبَ ثُلُثُهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ رات گئے پہنچیں حتی کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص 8 ذی الحجہ کو منیٰ نہ جا سکے اور 9 ذی الحجہ کو سیدھا عرفات پہنچ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں نہ ہی کوئی دم یا فدیہ ہے۔

مَسئلہ 240 دوران حج منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کو تمام نمازیں قصر ادا کرنا چاہئیں۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ﷺ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ كتاب الحج ،باب حجة النبي ﷺ ❷ فقه السنة ، كتاب الحج ، باب التوجه الى منى
❸ كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنى

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔اس موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے (مقامی اور غیر مقامی) لوگ تھے۔آپ ﷺ نے سارے حجۃ الودع میں (سب کو) دو رکعتیں (یعنی قصر) نماز پڑھائی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) مدینہ سے مکہ کے لئے نکلے تو (اس تمام عرصہ میں) دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔یہاں تک کہ مدینہ واپس پہنچ گئے۔راوی نے پوچھا کہ "آپ مکہ میں کتنے دن ٹھہرے؟" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "دس روز۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم ﷺ حج کے موقع پر 4 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔7,6,5 ذی الحجہ مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔8 ذی الحجہ کو منیٰ 9 ذی الحجہ کو عرفات اور مزدلفہ، 13,12,11,10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور 14 ذی الحجہ کو مدینہ روانہ ہو گئے۔اس طرح آپ ﷺ کا مکہ مکرمہ میں قیام دس روز تک رہا۔اس دوران آپ ﷺ ہر جگہ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

مسئلہ 241 دوران حج منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کسی بھی جگہ نبی اکرم ﷺ کا مقامی لوگوں کو پوری نماز ادا کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 242 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف افاضہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❀❀❀

9 ذِیُ الْحَجَّةِ یَوْمُ الْعَرَفَةِ

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کے مسائل

مسئلہ 243 9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 238 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] كتاب الصلاة ، ابواب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها

مسئلہ 244 منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر و تہلیل اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّى وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات جانے کے لئے نکلے۔ہم میں سے کوئی تلبیہ کہہ رہا تھا اور کوئی تکبیر۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تکبیر سے مراد "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا،تہلیل سے مراد "لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ" کہنا اور تلبیہ سے مراد "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" پکارنا ہے۔

مسئلہ 245 منیٰ سے سیدھا میدان عرفات پہنچنے کے بجائے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکنا مسنون ہے۔

مسئلہ 246 زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام کا خطبہ سننا اور پھر ظہر وعصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع اور قصر کر کے پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ 247 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل یا سنت نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ 248 ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا مسنون ہے۔

مسئلہ 249 زوال آفتاب سے قبل وقوف عرفہ جائز نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ حَدِيْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ......فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلاَ تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلاَّ اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِىْ فَخَطَبَ النَّاسَ......ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

❶ كتاب الحج ، باب التلبية والتكبير فى الذهاب من منى الى عرفات ❷ كتاب الحج ، باب حجة النبى ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے عرفات کی طرف) چلے قریش یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں ہی قیام فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مزدلفہ سے) آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے جہاں وادی نمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیمہ لگایا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا۔ جب آفتاب ڈھل گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی) قصواء اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر وادی (نمرہ) کے بیچ میں تشریف لائے (آج کل مسجد نمرہ اسی جگہ پر ہے) وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ دوبارہ اقامت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اونٹنی پر) سوار ہوئے اور (عرفات میں) کھڑے ہونے کی جگہ تشریف لائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① منیٰ سے آ کر وادی نمرہ (یا عرنہ) میں زوال آفتاب تک رکنا اور زوال آفتاب کے بعد وادی عرفات میں داخل ہونا افضل ہے لیکن ہجوم کے باعث اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

② حجۃ الوداع میں "یوم عرفہ" جمعہ کے روز تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں رکعتوں میں قرات جہر سے نہیں کی۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ ادا نہیں کی بلکہ ظہر کی نماز قصر کر کے ادا فرمائی۔

③ اگر کسی شخص کو امام حج کے ساتھ کسی شرعی عذر کے باعث باجماعت نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے' تو اسے اپنے خیمہ میں دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) جمع اور قصر ادا کرنی چاہئیں۔ افراد زیادہ ہوں تو باجماعت جمع اور قصر نمازیں ادا کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 250 مقامی اور غیر مقامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامی حضرات کو نماز پوری کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 251 وقوف عرفہ فرض ہے اگر یہ رہ جائے تو حج ادا نہیں ہوتا نہ ہی فدیہ دینے سے اس کی تلافی ہوتی ہے۔

مسئلہ 252 وقوف عرفہ کا وقت 9 ذی الحجہ کے دن زوال سے لے کر 10 ذی الحجہ

کی طلوع فجر تک ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ ﷺ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ کچھ لوگ آئے اور حج کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے جو شخص مزدلفہ کی رات (یعنی 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات) طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو گیا۔''

اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کسی شخص نے لاعلمی سے یا غلطی سے وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 258

② جو شخص 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے گھڑی بھر کے لئے بھی میدان عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 253 نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد جبل رحمت (پرانا نام جبل آلال) کے قریب وقوف کرنا (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا) مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں کسی بھی جگہ وقوف کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ کا میدان سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے، لہٰذا تم لوگ اپنی قیام گاہوں پر ہی قربانی کر لو اور میں نے یہاں (جبل رحمت کے قریب) وقوف کیا ہے جبکہ پورا میدان عرفات کی جگہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب فرض الوقوف بعرفة

❷ كتاب الحج ، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف

مسئلہ 254 میدان عرفات میں وقوف کے لئے قبلہ رو کھڑے ہونا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدَاللّٰهِ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ......وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ قبلہ رو ہوئے اور غروب آفتاب تک وقوف فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 255 میدان عرفات میں دوران وقوف ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِاَحْدَىْ يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْاُخْرٰى. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (اونٹنی پر سوار) تھا آپ ﷺ نے دعا مانگنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ کی اونٹنی مڑی۔ اس کی نکیل ہاتھ سے گر گئی، تو آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے اس کی نکیل تھام لی اور دوسرا ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے رکھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 256 وقوف کے لئے جبل رحمت کے اوپر چڑھنا یا اس کی طرف منہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 257 وقوف کے لئے میدان عرفات میں آنا ضروری ہے۔

مسئلہ 258 جس شخص نے غلطی سے یا لاعلمی میں وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا، اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ❸ (صحيح)

❶ كتاب الحج ، باب حجة النبى ﷺ

❷ كتاب الحج ، باب رفع اليدين فى الدعاء بعرفة

❸ جامع الدعوات ، باب فضل لا حول ولا قوة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی عرنہ (یعنی نمرہ) سے بچے رہو (یعنی اس میں وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی محسر سے بچے رہو اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔'' اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی عرفات اور وادی نمرہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسجد نمرہ کا ایک حصہ وادی عرفات میں ہے اور دوسرا وادی نمرہ میں مسجد کے اندر بورڈ لگا کر اس کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا مسجد نمرہ میں قیام سے قبل حدود عرفات کی تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ حج باطل نہ ہو۔

مسئلہ 259 میدان عرفات قبولیت دعا کی بہترین جگہ اور یوم عرفہ قبولیت دعا کا بہترین دن ہے۔

Wed 14/11/12

مسئلہ 260 میدان عرفات میں مانگی جانے والی بہترین دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے باپ (شعیب رضی اللہ عنہ) سے شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے وہ یہ ہیں ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مذکورہ دعا کے علاوہ دوران وقوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں ان کی تفصیل احادیث میں نہیں ملتی۔ واللہ اعلم بالصواب!
② دعا مانگنے کے آداب، دعا میں جائز اور ناجائز امور، قبولیت دعا کے الفاظ وغیرہ اور منتخب قرآنی و نبوی دعاؤں کے لئے مولف کی کتاب ''کتاب الدعا'' ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 261 یوم عرفہ آگ سے برأت کا دن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ

[1] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3901

يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلاَئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلاَءِ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو آگ سے آزاد کرے اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 262 میدان عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 263 میدان عرفات میں موجود حجاج کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے البتہ غیر حجاج کے لئے جائز ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلاَمِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق مسلمانوں کی عید کے دن اور کھانے پینے کے دن ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یوم عرفہ کے روزہ (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ (اس کے ذریعہ) گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دے گا اور یوم عاشورہ (10 محرم) کے روزے (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے ذریعے) وہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الحج ، باب فضل يوم العرفة ❷ كتاب الصيام ، باب في كراهية صوم ايام التشريق

❸ كتاب الصيام ، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر

مسئلہ 264 سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ آنا چاہئے۔

مسئلہ 265 عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے اطمینان' سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ تلبیہ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ...... وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ((أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ)) كُلَّمَا أَتٰى حَبْلاً مِنَ الْحِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيْلاً حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (وقوف عرفہ کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے (اونٹنی پر) سوار کرایا اور آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اونٹنی کا سر (کجاوے کے) مورک (کجاوے کا وہ حصہ جس میں سوار اپنا پاؤں رکھ سکتا ہے) سے لگ رہا تھا۔ آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرمارہے تھے "لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔" (راستے میں) جب کوئی ریت کا ٹیلا آتا تو آپ ﷺ اونٹنی کی مہار ذرا ڈھیلی کر دیتے اور وہ ٹیلے پر چڑھ جاتی حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات چھوڑنے پر ایک جانور کی قربانی واجب ہے۔

مسئلہ 266 منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 279 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

9 ذِي الْحَجَّةِ (لَيْلَةُ الْجَمْعِ) [2]

9 ذی الحجہ (مزدلفہ کی رات) کے مسائل

مسئلہ 267 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

[1] کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ
[2] 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ آکر جمع کر کے قصر ادا کی جاتی ہیں اس لئے اس رات کو "لیلۃ الجمع" کہتے ہیں۔

مسئلہ 264 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر اور جمع کر کے مزدلفہ میں آ کر ادا کرنی چاہئیں۔

مسئلہ 265 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل ادا نہیں کرنے چاہئیں۔

مسئلہ 266 دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔

مسئلہ 267 مزدلفہ کی رات جاگ کر عبادت کرنے کی بجائے سو کر گزارنا مسنون ہے۔

مسئلہ 268 نماز فجر ادا کرنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر اچھی طرح روشنی پھیلنے تک وقوف کرنا (دعائیں مانگنا) چاہئے۔

مسئلہ 269 آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑا قبل روشنی پھیلتے ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ حَدِیْثِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ...... حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَیْنِ وَلَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَهُمَا شَیْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ تَبَیَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ یَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ مزدلفہ آ کر آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیں۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے کوئی دوسری نماز (نفل وغیرہ) ادا نہیں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے طلوع فجر تک آرام فرمایا۔ جب صبح نمودار ہوئی تو فجر کی نماز، اذان اور اقامت کہنے کے بعد (باجماعت) ادا فرمائی پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام ❷ تک تشریف لائے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں، تکبیر و تہلیل کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان فرمائی حتی کہ صبح خوب روشنی ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ سورج طلوع ہونے سے پہلے (منیٰ کے لئے) روانہ ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ

❷ مشعر الحرام سارے کا سارا مزدلفہ کا نام ہے جہاں آپ ﷺ نے وقوف فرمایا تھا وہاں اب مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص مزدلفہ میں رات بسر نہ کر سکے تو اسے ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

مسئلہ 274 مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت وقت سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلاَةً اِلاَّ لِمِيْقَاتِهَا اِلاَّ صَلاَتَيْنِ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلّٰى الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ہمیشہ وقت پر نمازیں پڑھتے دیکھا ہے سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے (یعنی مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی) اور اس دن نماز فجر آپ ﷺ نے وقت سے پہلے ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 جس شخص نے نماز فجر مزدلفہ میں پالی اس کا وقوف مزدلفہ درست ہوگا اس پر کوئی فدیہ ہے نہ دم۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لاَمَ الطَّائِيِّ ﷺ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبَلٍ اِلاَّ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ صَلاَتَنَا هٰذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يُدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلاً اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحیح)

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (ﷺ)! میں قبیلہ طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکایا (جلدی پہنچنے کے لئے) اور اللہ کی قسم! میں نے راستے میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں چھوڑا جس پر (عرفات کے تصور سے) وقوف نہ کیا ہو کیا میرا حج ہے یا نہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص مزدلفہ میں ہماری اس نماز (فجر) میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف (مزدلفہ) کر لیا یہاں تک کہ منیٰ کو روانہ ہوا اور اس سے پہلے وقوف عرفہ بھی کر چکا ہو خواہ رات کے وقت یا دن کے وقت اس کا حج ہو گیا اور میل کچیل دور ہو گیا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة

❷ كتاب الحج ، باب ما جاء من ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج

وضاحت : اگر کوئی شخص نماز عشاء کے آخری وقت (آدھی رات) تک کسی وجہ سے مزدلفہ نہ پہنچ سکے تو اسے نماز مغرب اور نماز عشاء دونوں جمع اور قصر کر کے مزدلفہ سے باہر جہاں کہیں ہو وہیں ادا کر لینی چاہئیں اور بعد میں مزدلفہ پہنچ جانا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 276 مزدلفہ کا سارا میدان موقف (وقوف کرنے کی جگہ) ہے ہر حاجی اپنی اپنی قیام گاہ پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگ سکتا ہے لیکن مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (جہاں آج کل مسجد ہے) کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 274,253 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 مزدلفہ میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے لئے قبلہ رو ہونا اور ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 272,254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 278 کمزوروں' بیماروں' بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَاَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ام المومنین) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ اسی لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 مزدلفہ سے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ آنا چاہئے لیکن وادی محسر سے تیزی کے ساتھ گزرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ

[1] كتاب الحج ، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة

وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) وادی محسر سے تیزی سے گزرے۔ راوی بشر نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سکون اور سنجیدگی کے ساتھ لوٹے اور لوگوں کو بھی سکون اور سنجیدگی سے چلنے کا حکم دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی محسر' مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے وہاں سے جلدی جلدی گزرنے کا حکم دیا ہے۔

مسئلہ 280 مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے ان کا بیان ہے کہ آپ ﷺ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3028 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

10 ذِىْ الْحَجَّه' يَوْمُ النَّحْرِ

10 ذی الحجہ (قربانی کے دن) کے مسائل

مسئلہ 282 یوم النحر (قربانی کے دن) منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں مارنی چاہئیں پھر قربانی کرنی چاہئے پھر حجامت بنوانی چاہئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا چاہئے۔

[1] ابواب الحج ، باب ما جاء فى الافاضة من عرفات

[2] كتاب المناسك ، باب التلبية فى السير

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَاسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَن يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ ، فَقَالَ ((اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ ؟)) فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مزدلفہ سے منیٰ آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ذبح کیا (پاس ہی) حجام بیٹھا تھا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈنے کا حکم دیا۔اس نے سر کا دایاں حصہ مونڈ دیا۔ آپ ﷺ نے بال نزدیک بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔پھر آپ ﷺ نے حجام کو سر کا بایاں حصہ مونڈنے کا حکم دیا۔پھر پوچھا ''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟'' (وہ حاضر ہوئے تو) آپ ﷺ نے وہ بال ان کو عنایت فرما دیئے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ہی طواف افاضہ کیا پھر (مکہ سے) منیٰ واپس جا کر نماز ظہر ادا فرمائی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر رمی (کنکریاں مارنا)، قربانی، حجامت اور طواف زیارت بالترتیب کرنے افضل ہیں لیکن اگر کوئی شخص جانے بوجھے یا بے جانے بوجھے یا بھول کر آگے پیچھے کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ ((اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ((اِرْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا

---

[1] كتاب الحج ، باب بيان ان السنة يوم النحر ان يرمى ثم ......

[2] كتاب الحج ، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر

رمی، ذبح، حلق، طواف

اُخِّرَ اِلاَّ قَالَ اِفْعَلْ وَلاَ حَرَجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں کھڑے ہوئے تاکہ لوگ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرسکیں۔ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ''میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے حجامت کروالی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں۔'' دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے کنکریاں مارنے سے قبل لاعلمی میں قربانی کرلی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اب کنکریاں مارلو کوئی حرج کی بات نہیں۔'' غرض رسول اللہ ﷺ سے تقدیم اور تاخیر کے معاملے میں جو بھی سوال کیا گیا اس کے جواب میں آپ ﷺ نے یہی جواب ارشاد فرمایا ''اب کرلو کوئی حرج کی بات نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 طواف زیارۃ کے بعد حج کی سعی ادا کرنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 233,232,231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 285 حج کو حج اکبر اور قربانی کے دن (10 ذوالحجہ) کو یوم حج اکبر کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ فَقَالَ ((اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ ((هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز (منیٰ میں) جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ ﷺ نے ادا کیا ارشاد فرمایا ''(لوگو!) یہ کون سا دن ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''قربانی کا دن۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ یوم حج اکبر ہے۔'' اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

10 ذوالحجہ

مسئلہ 286 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز عید ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت: رمی جمرہ عقبہ، قربانی، حجامت اور طواف زیارت کے مسائل بالترتیب آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

❀❀

---

[1] کتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمى

[2] كتاب المناسك باب يوم الحج الاكبر